سورة الانعام

آیات ۷۴ - ۸۲

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ
﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ
الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ
فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۚ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ
اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ
شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا
تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ
بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

سورۃ الانعام (آیات 73-1)

- سورۃ الانعام کی پہلی ۷۳ آیات مشرکین مکہ سے مناظرہ و مجادلہ
- مشرکین کے غیر منطقی اور بے سر و پا اعتراضات کے جواب دیئے گئے
  - توحید باری تعالیٰ ، نبوت و رسالت اور آخرت پر مختلف اسالیب میں دلائل (جن میں آفاقی ، انفسی ، تاریخی ، خطابی دلائل شامل ہیں)
  - انبیاء و رُسل کی خصوصیات ، ان کے فرائض و اختیارات کا ذکر (وہ اللہ کے بندے ، اور اس کی طرف سے وحی وصول کرنے والے ، اور اس کا حکم پہنچانے والے ، ان کے پاس نہ غیب کے خزانے اور نہ غیب کا علم
  - پہلی قوموں کو اللہ نے امتحان میں مبتلا کیا پہلے دکھ اور سختی بھیج کر ، پھر سکھ اور آسانی بھیج کر اور اس سکھ میں ہی اللہ نے انہیں انکار اور شرک کے سبب عذاب میں پکڑ لیا
  - مشرکین مکہ کے خلاف فردِ جرم (Charge sheet) عائد کی گئی

آیات 74-94

- ان آیات میں بھی خطاب مشرکین مکہ کو
- پہلی ۷۳ آیات میں ان سے کیے گئے مجادلہ و مناظرہ کا تسلسل
- اسلوب کی تبدیلی۔ اس حصے میں دلائل انبیاء علیہ السلام کی تاریخِ دعوتِ توحید کے ساتھ
- اس سلسلے میں ابراہیم علیہ السلام کی دعوتِ توحید کا ذکر تفصیل سے اور پھر اس حوالے سے اسحٰقؑ، یعقوبؑ، نوحؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، الیاسؑ، یسعؑ، اسمٰعیلؑ، یونسؑ اور لوطؑ کا ذکر کیا گیا ہے
- تورات کے بعد قرآن کریم کے نزول کا ذکر کہ اس کے ذریعے خبردار کیا جائے

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىۡۤ اَرٰٮكَ وَقَوۡمَكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۞ وَكَذٰلِكَ نُرِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ - اور جب کہا ابرہیم نے

لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ - اپنے باپ آزر سے

اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً - کیا تو بناتا ہے بتوں کو الٰہ

اِنِّىۡۤ اَرٰٮكَ وَقَوۡمَكَ - بے شک میں دیکھتا ہوں اور تیری قوم

فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ - ایک کھلی گمراہی میں

وَكَذٰلِكَ - اور اس طرح

نُرِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ - ہم نے مشاہدہ کرایا ابراہیم کو

مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ - زمین اور آسمانوں کی بادشاہت کا

اَصْنَام ، صَنَم - کی جمع

اَلِهَة ، اِلٰهٌ - کی جمع

(ر أ ي)

رَأَى يَرَى ، رُؤيةً - دیکھنا

اَرَى يُري ، إرَاءَةً - دکھانا (IV)

اَرٰىکَ - میں اَ واحد متکلم کا ہے یہ باب افعال (IV) کا اَرَى نہیں ہے

مَلَک سے مَلَکُوت (مبالغہ)

مَلَكُوتُ - لغوی مفہوم عزت و اقتدار، بادشاہی اور سلطنت (قرآن میں یہ لفظ اللہ کی کائنات پہ بادشاہی کے لیے آیا ہے)

وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾

وَلِيَكُوْنَ - اور تا کہ وہ ہو جائے

أيْقَنَ يُوْقِنُ ، إيْقَانًا - یقین کرنا
کوئی شک و شبہ نہ رہنا (IV)

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ - یقین کرنے والوں میں سے

ایمان و یقین کا آخری درجہ

مُوْقِن - یقین کرنے والا

فَلَمَّا جَنَّ - پھر جب چھا گئی

ج ن ن - اس مادے میں ڈھانپنے اور چھپانے کے معنی

جِن (چھپی ہوئی مخلوق)، جُنّہ (ڈھال)، اجِنّة/جنین (پیٹ میں بچہ)

مجنون (جسکی عقل ڈھانپی گئی)

عَلَيْهِ الَّيْلُ - اس پر رات

رَاٰ كَوْكَبًا - تو انہوں نے دیکھا ایک تارہ

کوکب - تارہ

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ - انہوں نے کہا یہ میرا رب (ہو سکتا) ہے

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ - پس جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا

أفَلَ يَأفُلُ ، أُفُوْلاً چھپنا، ڈوبنا
(غروب ہونا) اجرام فلکی کا

آفِل - ڈوب جانے والا

لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ - میں محبت نہیں کر سکتا ڈوب جانے والوں سے

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ
نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ
قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾

ابراہیمؑ کا واقعہ یاد کرو جبکہ اُس نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا "کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں، ابراہیمؑ کو ہم اِسی طرح زمین اور آسمانوں کا نظام سلطنت دکھاتے تھے اور اس لیے دکھاتے تھے کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے چنانچہ جب رات اس پر طاری ہوئی تو اُس نے ایک تارا دیکھا کہا یہ میرا رب ہے مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا ڈوب جانے والوں کا تو میں گرویدہ نہیں ہوں

And recall when Abraham said to his father, Azar: Do you take idols for gods? I see you and your people in obvious error, And thus We showed Abraham the kingdom of the heavens and the earth,51 so that he might become one of those who have sure faith. Then, when the night outspread over him, he beheld a star, and said: 'This is my Lord.' But when it went down, he said: 'I do not love the things that go down

محمد اقبال

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً ‌ۚ اِنِّىۡۤ اَرٰٮكَ وَقَوۡمَكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ‏ ﴿۷۴﴾

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر ابراہیم علیہ السلام کی تاریخِ دعوت سے استدلال

- یہاں سے اس سلسلے کا آغاز ہو رہا جس میں بتایا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان سے پہلے اور ان کے بعد پیدا ہونے والے تمام نبیوں کا حوالہ دے کر بتایا گیا ہے کہ ان سب کی دعوت یہی تھی جو یہ پیغمبر دے رہے ہیں
- حضرت ابراہیمؑ کی اس دعوت توحید کا ذکر جو بالکل ابتدا ہی میں انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو دی
- مشرکین مکہ کے لیے اس استدلال میں ابراہیمؑ کا خصوصی ذکر اس لیے کہ وہ تمام جاہلی رسوم کی نسبت بھی دینِ ابراہیمی کی طرف کرتے تھے
- یہاں ان پر یہ واضح کیا گیا کہ ان جاہلی رسوم، من گھڑت دین اور شرک کی جن بداعمالیوں کو تم نے اختیار کر رکھا ہے یہ تمہاری اپنی ایجاد ہے، حضرت ابراہیمؑ سے اس کو کوئی دور کی نسبت بھی نہیں ہے۔
- **ابراہیمؑ کے والد کا نام** — ان آیات میں آزر بتایا گیا ہے جب کی کئی مسلم مفسرین نے " تارخ" لکھا ہے، موجودہ بائبل (اناجیل) میں بھی اس کا نام تارخ لکھا ہے
- مفسرین نے کئی اور احتمالات کا ذکر بھی کیا ہے جیسے کہ آزر آپ کے والد نہیں بلکہ چچا تھے (چچا بھی والد کی طرح ہوتا ہے)، اور یہ بھی کہ تارخ اصلی نام تھا (جو متروک ہو گیا) اور آزر معروف ہو گیا، یا یہ کہ تارخ نام مختلف زبانوں میں سے بدلتا ہوا آخر میں آزر بن گیا (اس کے علاوہ دیگر بہت سارے اقوال ہیں)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾

- قرآنِ مجید چونکہ اللہ کی آخری کتاب ہے اور اس کی حیثیت مهیمن کی ہے، یعنی وہ پہلی آسمانی کتابوں کی غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے، جو ان کے حاملین نے ان میں پیدا کر دی تھیں اس لیے یہی بات قرین قیاس ہے کہ قرآن کا بتایا ہوا نام ہی اصلی نام ہے
- آزر کا بطورِ خاص ذکر: آزر نمرود کا وزیر اور اس شہر کے سب سے بڑے بت خانے کے نگران پجاری تھا اور وہ صرف بت پرست ہی نہیں تھا بلکہ بت گر بھی تھا جو اس معاشرے میں ایک باعزت کام تھا
- اللہ کے رسولوں کی تاریخ دعوت اور ان کی شخصیتوں میں قدم قدم پر اللہ کی شان اور اس کی قدرت کا اظہار
- قوموں کے انتہائی بگاڑ میں ان کے اصلاح کے لیے بعض اوقات اصلاح کی صدائے حق وہاں سے بلند ہوتی ہے جہاں سے کسی کا گمان بھی نہیں ہوتا (خود فرعون کے گھر میں - اور ابراہیمؑ کی صدا بت پرستی کے گھر میں)
- اللہ کے رسولوں کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنی دعوت کا آغاز ہمیشہ اپنے خاندان اور اپنے گھر سے کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو بھی حکم دیا گیا تھا وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کہ سب سے پہلے اپنے خاندان کو اور اپنے قریبی عزیزوں کو ان کے برے انجام اور اللہ کے عذاب سے ڈراؤ ــ ابراہیمؑ نے بھی اسی سنت کے مطابق سب سے پہلے اپنے گھر سے اس کا آغاز کیا، اور سب سے پہلے ان کی بنیادی برائی کا ذکر فرمایا کہ تم نے بتوں کو خدا بنا رکھا ہے؟ اَ تَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ (الصّٰفّٰت : ۹۵)

كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝۷۵

فطرت سلیمہ اللہ کی ذات کو پہچاننے میں دیر نہیں لگاتی

- ملکوت : مراد یہ پورا انظام ہے جس کے تحت اللہ تعالیٰ اس کائنات کو چلا رہا ہے۔اس لحاظ سے اس کی دو تاویلیں :

1. ابراہیمؑ کے سامنے بھی یہی آثارِ کائنات اور نشانیاں تھیں لیکن انہوں نے ان کو آنکھیں کھول کر دیکھا، عالم ہستی میں توحید کو محسوس کیا اور اللہ کی کائنات میں پھیلے ان نشانات سے وہ حقیقت تک پہنچ گئے
2. اللہ تعالیٰ نے انہیں نظامِ کائنات اور اس کی بادشاہی (انتظام کائنات) کا مشاہدہ کروایا، اس طرح کا مشاہدہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو کرواتا ہے (جیسا آپ ﷺ کو معراج کی صورت میں)، تاکہ ان کا یقین اس درجے کا ہو جائے جیسا کہ آنکھوں دیکھی چیز کے بارے میں ہوتا ہے۔

- کائنات پر غور و فکر اور تفکر کا یہ انداز جس کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے، یہ اللہ کے نیک بندوں اور انبیاء کرام کا حصہ ہے۔ لیکن جہاں تک کائنات پر محض غور و فکر کا تعلق ہے، وہ تو ایک سائنسدان بھی کرتا ہے۔ لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ سائنسدان کی نگاہ اپنی ذات اور اپنے محدود ماحول کے محور تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔اسے صرف اشیاء کے خواص کو جاننے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے سوا اور کسی بات کی فکر نہیں ہوتی اور وہ اس پر غور نہیں کرتا کہ کائنات اور اس کی خوبصورت صناعیوں کا صانع کون ہے وہ اس پر تو غور کرتا ہے کہ درخت سے گرنے والا سیب زمین کی کشش (ثقل) کے باعث نیچے گرتا ہے لیکن یہ جاننے کی کوشش نہیں کہ آخر وہ کون ہے جس نے کائنات کی ایک ایک چیز کو جذب و کشش کے اس قانون سے باندھ رکھا ہے؟

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ - پھر جب انہوں نے دیکھا چاند کو

بَازِغًا - طلوع ہونے والا ہوتے ہوئے

بزَغَ یبزُغُ ، بُزُوغًا - چمکنا، چڑھنا

قَالَ هٰذَا رَبِّیْ - تو انہوں نے کہا یہ میرا رب (ہو سکتا) ہے

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ - پھر جب وہ ڈوب گیا تو انہوں نے کہا

لَىِٕنْ لَّمْ - یقیناً اگر نہ

یَهْدِنِیْ رَبِّیْ - ہدایت دی مجھے میرے رب نے

لَاَكُوْنَنَّ - تو میں لازماً ہو جاؤں گا

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ - گمراہ ہونے والے لوگوں میں سے

فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ هٰذَاۤ اَکۡبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ﴿۷۸﴾

فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ - پھر جب انہوں نے دیکھا سورج کو

بَازِغَةً قَالَ - طلوع ہونے والا ہوتے ہوئے تو انہوں نے کہا

هٰذَا رَبِّیۡ - یہ میرا رب (ہو سکتا) ہے؟

هٰذَاۤ اَکۡبَرُ - یہ سب سے بڑا ہے

فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ - پھر جب وہ ڈوب گیا

قَالَ یٰقَوۡمِ - تو انہوں نے کہا اے میری قوم

اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ - بیشک میں بری ہوں

مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ - اس سے جس کو تم لوگ شریک کرتے ہو

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۷۹

اِنِّیْ وَجَّهْتُ - بیشک میں نے رخ کر لیا

وَجَّهَ یُوَجِّهُ ، تَوْجِیْهًا - رخ کرنا (II)

وَجه : کسی چیز کا وہ حصہ جو پہلے سامنے آتا ہے، رُخ/چہرہ (بہتر اور اشرف حصہ)

اردو میں : وجہ، وجوہ (وجہ کی جمع)، وجیہہ، جاہ، توجیہہ، جہت

وَجْهِیَ لِلَّذِیْ - اپنے چہرے کا اس کی طرف جس نے

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ - وجود بخشا آسمانوں کو

وَ الْاَرْضَ -اور زمین کو

حَنَفَ - گمراہی سے راہ مستقیم اور حق کی جانب میلان رکھنا

حَنِیْفًا - یکسو ہوتے ہوئے

حنیف استقامت کی جانب میلان اور گمراہی سے دور - سیدھا اور ہر قسم کے انحراف سے پاک و منزہ - ہر چیز سے الگ ہو کر اللہ کی طرف جھک جانے والا

وَّ مَاۤ اَنَا - اور میں نہیں ہوں

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ -شرک کرنے والوں میں سے

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ
الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ
یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۚ ﴿۷۹﴾

پھر جب چاند چمکتا نظر آیا تو کہا یہ ہے میرا رب مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اگر میرے رب نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا ہوتا، پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا یہ ہے میرا رب، یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی ڈوبا تو ابراہیمؑ پکار اٹھا "اے برادران قوم! میں اُن سب سے بیزار ہوں جنہیں تم خدا کا شریک ٹھیراتے ہو" میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ اُس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور میں ہر گز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"

محمد اقبال

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ
اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ
لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۚ﴿٧٩﴾

Then, when he beheld the moon rising, he said: 'This is my Lord!' But when it went down, he said: 'Were that my Lord did not guide me, I surely would have become among the people who have gone astray.

Then when he beheld the sun rising, he said: 'This is my Lord. This is the greatest of all.' Then, when it went down, he said: 'O my people! Most certainly I am quit of those whom you associate with Allah in His divinity.

Behold, I have turned my face in exclusive devotion to the One Who originated the heavens and the earth, and I am certainly not one of those who associate others with Allah in His divinity

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ

حجتِ ابراہیمی

- ان آیات کریمہ میں چاند، ستارے اور سورج کو مدار بحث و دلیل بنایا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم، یوں تو بیشمار بتوں کو پوجا کرتی تھی۔ لیکن ان کے شرکاء میں سب سے زیادہ جن کی پوجا ہوتی اور جن کی طاقت کو اپنی زندگی میں موثر مانا جاتا تھا وہ ستارے چاند اور سورج تھے گویا یہ ان کے دیوتا تھے اور اور بادشاہ کو بھی انہی میں سے کسی دیوتا کا اوتار مان کر اس کی پوجا کی جاتی تھی۔
- ابراہیمؑ نے توحید کے دلائل کے لیے انہی چیزوں کو چنا جن کی پرستش میں ان کی قوم مشغول تھی، اسی لیے مفسرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حقیقت میں ابراہیمؑ ان چیزوں کو اپنا رب نہیں کہا بلکہ یہ ان کے دلائل کا اسلوب ہے کہ یہ مظاہر فطرت (سورج، چاند، ستارے) جن کی تم پرستش کرتے ہو یہ تو خود کسی ضابطے اور قانون کے پابند ہے باقاعدگی سے طلوع ہوتے ہیں اور غروب ہوتے ہیں یہ ان کا وظیفہ وجود ہے، ان میں الوہیت و ربوبیت کہاں سے آ گئی؟ اس طرح آپ نے قوم کے کھوکھلے پن کو ان کے سامنے بے نقاب کیا
- جبکہ کائنات کا رب تو وہ جس نے خود کائنات اور اس کی موجودات کے لیے قوانین اور ضابطے بنائے ہیں یہ تمام اجرام فلکی سورج، چاند تارے اسی کے بنائے ہوئے ضابطوں کے مطابق طلوع و غروب ہو رہے ہیں
- اے قوم ! میں ان چیزوں سے بری ہوں جن کو تم اللہ کے شریک ٹھہراتے ہو۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾

اعلان برأت اور توحید کا زندہ جاوید کلمہ

- یہ ملت ابراہیم اور اسلام کا وہ کلمہ جامعہ ہے، جس سے اسلام کے اساسی عقیدے، یعنی عقیدہ توحید کا اظہار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز جو کہ سب سے زیادہ بندے کی عبدیت اور اللہ کی الوہیت کو دل و دماغ میں راسخ کرتی ہے کی نیت باندھتے وقت اسی آیت سے نماز کا آغاز کرتے ہیں
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ مجادلہ (بحث و مناظرہ) کرنے اور ان کے مشرکانہ عقائد کو باطل قرار دینے کے بعد توحید کا شاندار انداز میں اظہار و اعلان اور آپؑ نے اپنی قوم کو دعوت پیش کرتے وقت اسی کلمہ اسلام کو پیش کیا جس میں آپ کی پوری دعوت سمٹ آئی ہے
- اس وقت کے مشرکین نے بھی زندگی کو تقسیم کر رکھا تھا وہ اللہ کو بھی مانتے تھے مگر زندگی کے تمام فیصلے اور زندگی کے تمام رویوں میں اس کے احکام ماننے کی بجائے غیر اللہ کی اطاعت اور پرستش کرتے تھے
- آپؑ نے فرمایا میری دعوت کا نقطہ آغاز یہ ہے کہ میں نے اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے۔
- یہاں " وَجَّهْتُ " اَسْلَمْتُ کے معنی میں ہے (جیسا آپؑ کے بارے میں دوسری جگہ ہے قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ میری زندگی کا کوئی لمحہ، اس کی بندگی سے آزاد نہیں۔ جس طرح میری عبادت اس کے لیے ہے، اسی طرح میری اطاعت بھی اسی کے لیے ہے۔ جس طرح میں عبادت گاہ میں اس کے سامنے جھکتا ہوں، اسی طرح اجتماعی زندگی میں بھی میرا وہی آستانہ ہے۔ جس سے میں راہنمائی طلب کرتا ہوں

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۟ۚ (۷۹)

- وَعَنْ عَلِيّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَاةٍ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَاتِي ، وَنُسُكِي ، وَمَحْيَايَ ، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ .... مسلم (771) ، والنسائي (897)

- حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز پڑھنے کھڑتے ہوتے۔اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز شروع کرتے تو (پہلے) تکبیر (تحریمہ) کہتے۔پھر یہ دعا پڑھتے "میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے درحالیکہ میں حق کی طرف متوجہ ہونے والا اور دین باطل سے بیزار ہوں اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں، میری نماز، میری عبادت میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو دونوں جہانوں کا پروردگار ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کا مجھے حکم کیا گیا ہے اور میں مسلمانوں (یعنی فرمانبرداروں) میں سے ہوں"

- عن جابرٍ رضيَ اللهُ عنه: أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم كان إذا افتَتَح الصَّلاةَ قال: سبحانَك اللهمَّ وبحمدِك، وتبارَك اسمُك، وتعالى جَدُّكَ، ولا إلهَ غيرُك، وجَّهتُ وجهيَ للذي فطَرَ السمواتِ والأرضَ حنيفًا وما أنا من المشرِكين، إنَّ صلاتي ونُسُكي ومحيايَ ومماتي للهِ ربِّ العالَمينَ (رواه الطبراني والبيهقي)

وَحَآجَّهٗ قَوۡمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوۡٓنِّىۡ فِى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشۡرِكُوۡنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ رَبِّىۡ شَيۡـــًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّىۡ كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ؕ

وَحَآجَّهٗ قَوۡمُهٗ - اور ان سے حجت بازی کی ان کی قوم نے

حَاجَّ يُحَاجُّ ، مُحَاجَّةً - جھگڑا کرنا

(III)

قَالَ اَتُحَآجُّوۡٓنِّىۡ فِى اللّٰهِ - کہا کیا تم مجھ سے جھگڑتے ہو اللّٰہ (کے بارے) میں

وَقَدۡ هَدٰٮنِ وَلَاۤ اَخَافُ - حالانکہ اس نے مجھے ہدایت دی اور میں نہیں ڈرتا

هَدٰنِ - اصل میں هَدٰنِى تھا

مَا تُشۡرِكُوۡنَ بِهٖۤ - اس سے تم شریک کرتے ہو جس کو

اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ رَبِّىۡ شَيۡـــًٔا - سوائے اس کے کہ چاہے میرا رب کچھ

وَسِعَ رَبِّىۡ - احاطہ کرلیا میرے رب نے

كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا - ہر چیز کا بلحاظ علم کے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ - تو کیا تم لوگ یاد دہانی حاصل نہیں کرتے

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ
اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــٴًـا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی تو اس نے قوم سے کہا "کیا تم لوگ اللہ کے
معاملہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اس نے مجھے راہ راست دکھادی ہے اور
میں تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں سے نہیں ڈرتا، ہاں اگر میرا رب کچھ
چاہے تو وہ ضرور ہو سکتا ہے میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، پھر کیا تم
ہوش میں نہ آؤ گے؟

His. people remonstrated with him whereupon Abraharm said: 'Do you remonstrate with me concerning Allah Who has guided me to the right way? I do not fear those whom you associate with Allah in His divinity. Only that which my Lord wills, indeed that alone will come by. My Lord embraces all things within His knowledge. Will you not take heed?

وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَ كَيْفَ اَخَافُ - اور کیسے میں ڈروں

مَا اَشْرَكْتُمْ - اس سے جس کو تم لوگوں نے شریک کیا

وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ - حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ - شریک کیا اللہ کے ساتھ

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ - اس کو جو نہیں اتاری

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا - تم پر کوئی دلیل

فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ - تو دونوں فریقوں میں سے کون

اَحَقُّ بِالْاَمْنِ - زیادہ حقدار ہے امن کا

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - اگر تم لوگ جانتے ہو

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰۤـئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۸۲﴾

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - وہ لوگ جو ایمان لائے

وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا - اور انھوں نے نہیں ملایا

لَبَس يَلبِسُ ، لَبْسًا کپڑا پہنانا (اور چھپانا)
گڈمڈ کرنا، ملانا (دست و گریباں)، لڑانا، بھڑانا

اِيۡمَانَهُمۡ - اپنے ایمان کو

بِظُلۡمٍ - ظلم کے ساتھ

یہاں ظلم سے مراد شرک ہے (قرآن و احادیث میں اس کی وضاحت آئی ہے

اُولٰۤـئِكَ لَهُمُ -وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہے

الۡاَمۡنُ - سکون میں ہونا

وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ - اور وہ لوگ ہی ہدایت پانے والے ہیں

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ
فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ؑ

اورآخر میں تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کیلیے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی ہے؟ ہم دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی و اطمینان کا مستحق ہے؟ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو حقیقت میں تو امن انھی کے لیے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا

Why should I fear those whom you have associated (with Allah in His divinity) when you do not fear associating others with Allah in His divinity - something for which He has sent down to you no authority. Then, which of the two parties has better title to security? Tell us, if you have any knowledge. Those who believe and did not tarnish their faith with wrong-doing for them there is security, and it is they who have been guided to the right way.

محمد اقبال

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؀۸۱

شرک اختیار کرنے کے نتیجے سے نہ ڈرنا تعجب خیز ہے اور غیر اللہ سے ڈرنا محض توہم پرستی ہے

- ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں بتوں سے ڈروں، جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، جو نہ خالق ہیں نہ رازق
- ڈرنا تو تمہیں چاہیے خدا کے غضب اور اس کے قہر سے کہ تم نے ایسی چیزوں کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے جن کے بارے میں تمہارے پاس خدا کی اتاری ہوئی کوئی سند اور دلیل نہیں ہے
- ایک شخص موحد ہے ، ایک اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ وہ ساری کائنات کا بلا شرکت غیرے مالک ہے ، ہر شے اس کے قبضہ قدرت میں ہے ، جبکہ دوسرا وہ ہے جو اللہ کو ماننے کے ساتھ ساتھ اس کے اقتدار و اختیار میں بعض دوسری ہستیوں کو بھی شریک سمجھتا ہے، کچھ چھوٹے معبودوں اور دیوی دیوتاؤں کو بھی مانتا ہے۔ تو اب ذرا بتاؤ کہ امن ، چین ، روحانی اطمینان اور حقیقی سکون قلب کا زیادہ حق دار ان دونوں میں سے کون ہوگا؟ اس میں مشرکین کا غضب خدا سے محفوظ نہ ہونا اور موحدین کا امان الہی سے بہرہ مند ہونا بھی شامل ہے
- جن مومنین کا ایمان، ہر قسم کے شرک سے پاک ہو وہ، امن الہی کی نعمت سے بہرہ مند اور اس کے غضب و عذاب سے محفوظ ہوں گے (اگر معاشرے کے افراد، ظلم و شرک سے دور رہیں تو اس وقت ان کے ایمان کا نتیجہ امن و سکون ہوگا)

اضافی مواد

Reference Material

ابراہیم علیہ السلام کا تعارف

- نوحؑ کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو انسانی ہدایت کے لیے مقتدیٰ اور امام بنایا گیا، آپ سے ہی آپ کی اولاد میں نبوت اور رسالت کے سلسلے شروع ہوئے
- اسی نسبت سے ابوالانبیاء کہلائے جاتے ہیں - آپ کو خلیل اللہ بھی کہا جاتا ہے
- آپ تاریخ کی دو عظیم قوموں بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل، دونوں کے جدامجد ہیں
- تورات میں آپ کا نام ابرام اور ابراہم دونوں طرح سے آیا ہے
- سالِ ولادت 2160 ق م ہے (سر چارلس مارسٹن محقق اثریات کی تحقیق کے مطابق)
- والد کا نام تارخ تھا یا عربی تلفظ میں آزر تھا۔ (آزر بن ناحور)
- آبائی وطن - کلدانیہ (Chaldea) موجودہ عراق تھا اور آپ جنوبی عارق کے شہر اُور میں رہے
- آپ کو آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ کُوثی شہر (موجودہ کوفہ) میں پیش آیا
- اس واقعے کے بعد آپؑ شمالی عراق (علاقہ حرّان) چلے گئے، وہاں سے فلسطین، مصر اور حجاز گئے
- وفات - فلسطین کے شہر الخلیل (Hebron) میں - وہیں دفن ہوئے
- قرآن مجید کی ۲۵ سورتوں میں ۶۹ مرتبہ آپ کا ذکر آیا ہے

ابراہیم علیہ السلام کا تعارف

- آپ کی ازواج اور ان سے اولادیں
- آپ کی پہلی زوجہ — حضرت سارہ، جن سے طویل عرصے تک اولاد نہیں ہوئی
- دوسری زوجہ حضرت ہاجر (ہاجرہ) کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے جب آپ کی عمر ۸۶ برس تھی
- اس کے ۱۴ سال بعد حضرت سارہ سے اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے
- روایات میں آپ کی دو اور ازواج کے نام بھی ملتے ہیں جن میں قنطورا (ابنۃ یقطن الکنعانیۃ) اور حجّون بنت اِمین کے نام شامل ہیں
- حضرت اسحاق علیہ السلام سے بنی اسرائیل کی نسل چلی (جو بعد میں یہود کہلائے)
- حضرت اسماعیل علیہ السلام سے عربوں کی نسل چلی جس سے خود نبی کریم ﷺ ہیں
- عن واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ قال، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ — نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا

ابراہیم علیہ السلام - قرآن آپ کا تعارف کیسے کراتا ہے؟

- اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا– اپنی ذات میں آپ - ایک امت ایک انجمن
- لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ .. 60/4 تم لوگوں کے لیے ابراہیمؑ میں ایک اچھا نمونہ ہے

اللہ کی رضا - (زندگی کا مقصد)

- اوڑھنا، بچھونا، مرنا، جینا، عبادت، ہجرت، صحرانوردی،
- بیوی وشیر خوار کو بے نام ونشاں، بے آب وگیاہ بیاباں میں چھوڑ دینا، اولاد کی قربانی، حق گوئی وبیباکی
- میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی میں اسی لیئے مسلماں میں اسی لیئے نمازی
- اللہ کے حکم کے سامنے ہر چیز ہیچ - چاہے جان ہو، مال ہو، اولاد ہو بیوی ہو، ماں باپ ہوں، وطن ہو یا اپنی ذات اور خواہشات، بے نظیر استقامت، صبر اور حوصلے کی ہزار داستان
- صالحیت، عاجزی، صدق، بردباری، ایفائے عہد، شجاعت اور سخاوت انکی شخصیت کے نمایاں خدوخال
- ان کی زندگی سے ایک اہم سبق - رب کے بتائے ہوئے مشن (زندگی کے مقصد) کے لیئے کوئی بھی قربانی بڑی نہیں، رب کی رضا ہر کام میں اور ہر حال میں مقدم

ابراہیم علیہ السلام

پورے کیے سب حرفِ تمنا کے تقاضے
ہر درد کو اجیالا، ہر اک غم کو سنوارا

اس راہ میں جو سب پہ گزرتی ہے سو گزری
تنہا پسِ زنداں، کبھی رسوا سرِ بازار

چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوکِ دشنام
چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرزِ ملامت

واپس نہیں پھیرا کوئی فرمان جنوں کا
تنہا نہیں لوٹی کبھی آواز جرس کی

خیریّتِ جاں، راحتِ تن، صحتِ داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں اہل ہوس کی

ابراہیم علیہ السلام - متفرق حقائق

- عربوں کی اقسام

1. عرب بائدہ — پرانے عربوں کی وہ نسل جو معدوم ہو گئی (عاد، ثمود، جدلیس اور اولین جُرہُم)
2. عرب باقیہ - ان میں متعدد قبائل شامل ہیں جن میں قحطانی (اصلی وطن یمن) اور ان میں پھر جُرہُم، یَعرُب (یَعرُب میں حمیر اور کھلان) - اوس اور خزرج انہی کھلان میں سے عرب مستعربہ — عربوں کی ایک قسم کچھ مورخین نے غلطی سے بیان کی ہے کہ یہ عرب نہیں تھے لیکن عربوں میں رہنے سے عرب بن گئے حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد کو نہیں میں شامل کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے بلکہ تحقیق نے اسے ایک خود ساختہ کہانی ثابت کیا ہے حقیقتاً ابراہیم علیہ السلام کا درع خالص عربی دور ہے

- سامی اور غیر سامی کی تقسیم بھی فرضی ہے اس کا تاریخ میں کوئی ذکر نہیں ہے اس کو جرمن مستشرق August Ludwig Schloester نے ۱۷۸۱ میں گھڑا اور وہیں سے عام ہوا

ابراہیم علیہ السلام - ہجرت

- ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کا واقعہ جنوبی عراق میں کوثی کے شہر میں پیش آیا
- آپ اللہ کے حکم سے نمرود کی آگ سے بچ نکلے تو آپ نے عراق سے ہجرت کا ارادہ کیا
- آپ یہاں سے " اُور کلدانیہ " چلے گئے جسے اُوریا اُر بھی کہا جاتا ہے (فرات کے کنارے)
- یہاں سے اپنی زوجہ سارہ اور بھتیجے لوط کے ساتھ شام کے شہر حرّان (یا حاران) چلے گئے

ابراہیم علیہ السلام - متفرق حقائق

- حرّان آپ کی جائے ہجرت (اُر) سے ۱۰۰۰ کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ہے
- آپ پھر حلب میں بھی رہے جو حرّان سے ۳۰۰ کلومیٹر دور دمشق کی شاہراہ پر تھا
- اس راستے پر آپ آگے فلسطین چلے گئے - یہ زیادہ تر پہاڑی علاقہ تھا (اور ہے) اس کے مشہور شہروں میں الخلیل، نابلس، جنین رامله، ناصرہ، لُد، اریحا، بیت اللحم، غزہ، وغیرہ
- ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں جبل بیت المقدس پر مقیم رہے یہاں سے آپ مصر چلے گئے
- مصر سے واپس فلسطین آئے تو بئر سبع میں قیام فرمایا جو غزہ کی پٹی کے شہر رفحہ سے ۵۰ کلومیٹر مشرق میں واقع ہے (اس کی نام کی وجہ یہاں ۷ کنووں کا ہونا تھا)
- مصر سے واپسی پر حضرت لوط علیہ اسلام کو بحیرۂ میت کے جنوب میں سدوم شہر میں آباد کیا - وہاں اوران سے ملحق آبادیوں میں انہوں نے ایمان کی دعوت پہنچانے کاکام شروع کیا
- سترھویں صدی قبل مسیح میں آپ اپنی اہلیہ ہاجرہ اور اپنے فرزند اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ آئے (جس کا اصلی نام بکّہ تھا) اور انہیں یہاں آباد کیا— باپ بیٹے نے یہاں اللہ کے حکم سے عبادت گاہ بنائی جو کعبہ کے نام سے معروف ہے، اسے بیت اللہ بھی کہا جاتا ہے
- مکہ شہر کو بلد الامین، ام القریٰ، بیت العتیق اور بیت الحرام بھی کہا جاتا ہے

ابراهیم علیہ السلام کی رہائش اور ہجرت کے مقامات

اطلس القرآن